Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

سانگانیر دال اینڈ فلور مل

بنام

ایف۔سی۔آئی۔ودیگر

تاریخ فیصلہ: 22 اکتوبر، 1991

[کے۔راماسوامی اور یوگیشور دیال، جج صاحبان]

ہندوستانی پارٹنر شپ ایکٹ، 1932-دفعہ 19(2)(الف)- نفاذ-ایک شریک کی طرف سے عاہدہ-دیگر شرکاء کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں-معاہدے میں موجود ثالثی کی شق فرم پر لازم،اور تنازع کو ثالثی کے لیے حوالہ دینا،ثالثی ایکٹ 1940 کی دفعہ 20 کے تحت-درست قرار دیا گیا۔

اپیل کنندہ۔ ایک شراکتی فرم ہے جو نو شرکاء پر مشتمل تھی۔ ستیانارائن ان شرکاء میں سے ایک تھا۔اس نے فرم کی جانب سے مدعاعلیہان کو 25 جولائی، 1973 کو ایک ٹینڈر جمع کروایا، جس میں 1000 کوئنٹل چنے کی دال فی بیگ روپے 185 کی شرح سے فراہم کرنے کی پیشکش کی گئی۔ یہ ٹینڈر مدعاعلیہان کی طرف سے قبول کر لیا گیا۔اپیل کنندہ نے معاہدے کی خلاف ورزی کی، جس کے نتیجے میں مدعاعلیہان نے ثالثی ایکٹ 1940 کی دفعہ 20 کے تحت ضلعی عدالت میں ایک درخواست دائر کی تاکہ معاہدے کے مطابق تنازع کو ثالثی کے لیے بھیجا جاسکے۔

یہ درخواست منظور کی گئی اور تنازع کو ثالثی کے لیے بھیج دیا گیا۔

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے حکم کے خلاف عدالتِ عالیہ میں اپیل دائر کی گئی،اور عدالتِ عالیہ نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے حکم کی توثیق کی۔

یہ اپیل آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کے ساتھ عدالتِ عالیہ کے حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے۔اپیل کنندہ نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ پارٹنر شپ ایکٹ 1932 کی دفعہ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

19(2)(الف) کے تحت فرم کے ایک شریک کو از خود یہ بالواسطہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ فرم کے کاروبار سے متعلق کسی تنازع کو ثالثی کے لیے بھیجے، اور اس لیے عدالت کی طرف سے کیا گیا حوالہ، جو کہ ستیانارائن کی طرف سے فرم کی جانب سے کیے گئے معاہدے کی بنیاد پر تھا، دائرہ اختیار سے باہر ہے، نیز اصل معاہدے میں ثالثی کی کوئی شق موجود نہیں تھی۔ فرم کے ربڑ اسٹامپ (چھاپ شدہ) کے ساتھ ایک علیحدہ خط میں فرم کے ایک شریک نے ثالثی کے لیے رضامندی ظاہر کی، اور اس بنا پر حوالہ دیگر شرکاء پر لازم نہیں۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے یہ عدالت:

قرار دیا گیا کہ: 1۔ دفعہ 18 اور 19(1) کا اطلاق، دفعہ 19 کی ذیلی دفعہ (2) میں درج استثناء کے تابع ہوتا ہے۔ دفعہ 19(2)(الف) کے تحت، جب تک کاروباری روایت یا تجارتی دستور العمل اس کے برعکس نہ ہو، کسی شریک کو از خود یہ بالواسطہ اختیار حاصل نہیں ہوتا کہ وہ فرم کے کاروبار سے متعلق تنازع کو ثالثی کے لیے پیش کرے۔

2۔ کسی بھی شریک نے گواہ کے طور پر عدالت میں پیش ہو کر معاہدے کی درستگی کی تردید نہیں کی، اور نہ ہی یہ اعتراض کیا کہ انہوں نے ستیانارائن کو معاہدہ کرنے کا اختیار نہیں دیا تھا، یا کہ وہ اس کے کسی عمل کے پابند نہیں تھے۔ جب شریک نے ٹینڈر پر دستخط کیے، اس وقت کسی اور شریک نے اس پر اعتراض نہیں کیا کہ ٹینڈر فرم کی جانب سے ستیانارائن نے کیوں دستخط کیا۔ ان حقائق کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے اس معاہدے کی توثیق کی۔

3۔ فرم نے کارپوریشن کے ساتھ ایک لازم معاہدہ کیا، اور معاہدے میں ثالثی کی شق شامل تھی، جو تمام شرکاء پر لازم ہے۔

4۔ معاہدے میں ثالثی کی شق موجود ہے، اور اس کے مطابق تنازع کو ثالثی کے لیے پیش کیا جانا تھا۔ لہٰذا، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی طرف سے ثالثی ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت کیا گیا حوالہ دائرہ اختیار کے اندر ہے اور معاہدے کے مطابق ہے۔

گوپال داس بنام بیج ناتھ و دیگر، اے آئی آر 1926 الہ آباد 238، فرم رادھا کشن چونی لال بنام فرم اشمل اساداس، اے آئی آر 1926 لاہور 92، راجندر پرساد بنام پنالال چمپالال و دیگر، اے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آئی آر 1932 کلکتہ 343، منصابدار خان بنام ایم ٹی اللہ دیوی و دیگر، اے آئی آر 1934 لاہور 485، سوہن لال بنام فرم مادھورام بنواری لال، اے آئی آر 1952 پنجاب 240، الاز پاکاٹن ملز کی تشکیلم انڈو برما ٹریڈنگ کارپوریشن، اے آئی آر 1976 مدراس 79

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1677 برائے 1984

راجستھان عدالتِ عالیہ کے 7 جولائی 1983 کے فیصلے اور حکم کے خلاف، جو کہ ایس بی دیوانی متفرقہ اپیل نمبر نمبر 6 سال 1983 میں دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے: ایس۔ کے۔ جین، محترمہ پرتبھا جین، سدھانشو آتریا

مدعاعلیہان کی طرف سے: سی۔ کے۔ سچریتا، وائی۔ پربھاکر راو (ن۔ پ۔)، گنپتی ایر گوپال کرشنن

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم صادر ہوا:

یہ اپیل آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کے ساتھ راجستھان عدالتِ عالیہ کے 7 جولائی 1983 کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ اپیل کنندہ ایک شراکتی فرم ہے جو نو شرکاء پر مشتمل ہے، جن میں سے ستیانارائن ایک شریک ہے۔ 25 جولائی 1973 کو ستیانارائن نے مدعا علیہان کو ٹینڈر جمع کروایا، جس میں 1000 کوئنٹل چنے کی دال فی بیگ روپے 185 کی شرح سے فراہم کرنے کی پیشکش کی گئی۔ یہ پیشکش مدعاعلیہان نے 28 اگست 1973 کو ایک خط کے ذریعے قبول کرلی، جس کے بعد 31 اگست 1973 کو فرم کی جانب سے تصدیقی خط بھی بھیجا گیا۔ مدعاعلیہان کا مؤقف ہے کہ اپیل کنندہ نے معاہدے کی خلاف ورزی کی، اور نتیجتاً انہوں نے ثالثی ایکٹ 1940 (جسے اختصاراً 'ایکٹ' کہا گیا) کی دفعہ 20 کے تحت ضلع عدالت میں درخواست دائر کی تاکہ معاہدے کے مطابق تنازع کو ثالثی کے لیے بھیجا جائے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے شہادت اور اعتراضات کا جائزہ لینے کے بعد درخواست منظور کی اور تنازع کو ثالثی کے لیے بھیج دیا۔ اس حکم کے خلاف اپیل کی گئی، اور عدالتِ عالیہ نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے حکم کی توثیق کی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شری سشیل کمار جین، اپیل کنندہ کے وکیل نے مؤقف اختیار کیا کہ بھارتی پارٹنرشپ ایکٹ، 1932 (جسے اختصاراً 'پارٹنرشپ ایکٹ' کہا گیا) کی دفعہ 19(2)(الف) کے تحت کسی ایک شریک کو از خود کوئی بالواسطہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ فرم کے کاروبار سے متعلق تنازع کو ثالثی کے لیے بھیجے، اور اس لیے عدالت کی طرف سے جو حوالہ کیا گیا، جو ستیانارائن کی طرف سے فرم کی جانب سے کیے گئے معاہدے کی بنیاد پر تھا، وہ دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ عدالتِ عالیہ نے ایک حقیقت کے طور پر یہ پایا کہ کسی بھی شریک نے عدالت میں گواہی دے کر معاہدے کی درستگی کی تردید نہیں کی، نہ ہی یہ اعتراض کیا کہ انہوں نے ستیانارائن کو معاہدہ کرنے کا اختیار نہیں دیا تھا، یا وہ اس کے کسی اقدام کے پابند نہیں تھے۔ یہ بھی پایا گیا کہ ستیانارائن نے ٹینڈر پر دستخط کیے، اور اس وقت کسی بھی شریک نے اس پر اعتراض نہیں کیا کہ ستیانارائن نے فرم کی طرف سے ٹینڈر پر دستخط کیوں کیے۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے معاہدے کی توثیق کی۔ یہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ معاہدے کے مطابق، کارپوریشن نے اپیل کنندہ فرم کی طرف سے جمع کردہ سیکیورٹی ضبط کر لی تھی، اور اس پر کبھی کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ یہ خود اس بات کو تقویت دیتا ہے کہ فرم نے کارپوریشن کے ساتھ ایک لازم معاہدہ کیا، اور معاہدے میں ثالثی کی شق شامل تھی، جو شرکاء پر لازم ہے۔ یہ دلیل کہ معاہدہ باطل ہے اور معاہدے کی شرائط کے تحت حوالہ دائرہ اختیار سے باہر ہے، کوئی وزن نہیں رکھتی۔

عدالتِ عالیہ نے یہ پایا کہ ستیانارائن کو فرم کے کاروبار کو چلانے کا بالواسطہ اختیار حاصل تھا، اور یہ اختیار تمام شرکاء پر لازم ہوتا ہے۔ پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 18 یہ واضح کرتی ہے کہ "اس ایکٹ کی دفعات کے تابع، ہر شریک فرم کا ایجنٹ ہوتا ہے فرم کے کاروبار کے مقاصد کے لیے۔" دفعہ 19(1) یہ بیان کرتی ہے کہ "دفعہ 22 کی دفعات کے تابع، کسی شریک کا ایسا فعل جو عام طریقہ کار کے مطابق کیا گیا ہو جیسا کہ فرم کا کاروبار ہوتا ہے، فرم کو پابند کرتا ہے۔" لہٰذا، ستیانارائن کو یہ بالواسطہ اختیار حاصل تھا کہ وہ فرم کی طرف سے دال کی فراہمی کا معاہدہ کرے، جیسا کہ فرم کے کاروبار کے عمومی دائرے میں آتا ہے۔ لیکن قانون یہ واضح کرتا ہے کہ دفعہ 18 اور 19(1) کا اطلاق دفعہ 19 کی ذیلی دفعہ (2) کی استثناء کے تابع ہوتا ہے۔ دفعہ 19(2)(الف) یہ کہتی ہے کہ جب تک تجارتی دستور العمل یا رواج اس کے برعکس نہ ہو، کسی شریک کو یہ اختیار حاصل نہیں ہوتا کہ وہ فرم کے کاروبار سے متعلق تنازع کو ثالثی کے لیے پیش کرے۔ ستیانارائن کو فرم کی جانب سے کاروبار کرنے کا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اختیار حاصل تھا، اور اسی اختیار کے تحت اس نے فرم کی طرف سے کارپوریشن سے معاہدہ کیا کہ دال فراہم کرے۔ اب اصل سوال یہ ہے کہ کیا ایسا معاہدہ، جو قانونی طور پر منسوخ نہیں کیا گیا، دیگر شرکاء پر لازم ہے؟ ہمارا جواب ہے: ہاں۔ یہ بات متنازعہ نہیں ہے کہ معاہدے میں ثالثی کی شق شامل ہے اور اس کے مطابق تنازع کو ثالثی کے لیے بھیجنا ہے۔ لہٰذا، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی طرف سے ثالثی ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت کیا گیا حوالہ مکمل طور پر دائرہ اختیار میں اور معاہدے کے مطابق ہے۔ یہ شرکاء کا مؤقف نہیں ہے کہ فرم دال کی فراہمی کا کاروبار نہیں کرتی، اور ٹرائل کورٹ کے مطابق ستیا نارائن کو فرم کی طرف سے کاروبار کرنے کا اختیار حاصل تھا۔

ان حالات میں، حوالہ مکمل طور پر درست ہے۔ ہمیں عدالتِ عالیہ کے حکم میں مداخلت کی کوئی قانونی وجہ نظر نہیں آتی۔ اس نقطہ نظر کے مطابق، وکیل کی طرف سے پیش کردہ درج ذیل مقدمات اپیل کنندہ کے لیے زیادہ سود مند ثابت نہیں ہوتے: گوپال داس بنام بیج ناتھ ودیگر (اے آئی آر 1926 الہ آباد 238)، فرم رادھا کشن چنی لال بنام فرم اشمل اسہار ڈاس (اے آئی آر 1926 لاہور 92)، راجندر پرساد بنام پنا لال چمپا لال و دیگر (اے آئی آر 1932 کلکتہ 343)، منصابدار خان بنام ایم ٹی اللہ دیوی و دیگر (اے آئی آر 1934 لاہور 485)، سوہن لال بنام فرم مادھو رام بنواری لال (اے آئی آر 1952 پنجاب 240)، میسرز الازپا کاٹن ملز بنام انڈو برما ٹریڈنگ کارپوریشن (اے آئی آر 1976 مدراس 79) مسرز الازپّا کاٹن ملز کے مقدمے میں، اصل معاہدے میں ثالثی کی شق شامل نہیں تھی۔ ایک علیحدہ خط میں، فرم کے ربڑ اسٹامپ کے ساتھ، ایک شریک نے ثالثی کے لیے رضامندی ظاہر کی۔ ان حقائق پر، عدالت نے یہ قرار دیا کہ یہ حوالہ دیگر شرکاء پر لازم نہیں ہے۔ لہٰذا، اپیل خارج کی جاتی ہے۔ چونکہ ہم نے مدعا علیہان کو دلائل دینے کے لیے نہیں بلایا، اس لیے اخراجات کا کوئی حکم نہیں دیا جاتا۔

اپیل خارج کی جاتی ہے۔